

ختنہ اور بے ختنی
خطاب نمبر 3454
ایک خطبہ

شائع شدہ بروز جمعرات، 15 اپریل 1915
ادا کردہ، سی۔ ایچ۔ اسپرژن کے ذریعہ
میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن میں
جمعرات کی شام، 6 ستمبر 1866 کو

"کیونکہ مسیح یسوع میں نہ ختنہ کچھ فائدہ دیتا ہے اور نہ بے ختنی، بلکہ وہ ایمان جو محبت کے وسیلہ سے عمل کرتا ہے۔"
— گلتیوں 6:5

انسان، اگرچہ سطحی نگاہ میں بھی دیکھا جائے، دو پہلو رکھتا ہے — اُس کا ظاہر، جسمانی صورت و ساخت؛ اور اُس کا باطن، جو پوشیدہ ہے مگر اصل حقیقت ہے۔

بعض ایسے بھی ہیں جو باطن کے لیے کچھ بھی پرواہ نہیں رکھتے، جو یہ سمجھتے ہیں کہ صرف جسم کو سنوارنا، اُسے تندرست رکھنا، اور کھیل کود میں فائق بنانا ہی کافی ہے۔ مگر ایسے لوگ نہایت کم فہم اور گمراہ ہیں، کیونکہ عقل عام یہی سکھاتی ہے کہ ذہن کی تربیت بھی لازم ہے، دماغی قوتیں درست راہ پر ہونی چاہئیں، اور باطن کا بھی اُسی قدر خیال رکھنا چاہیے جتنا ظاہر کا۔

کون ایسا نادان ہو گا جو کہے کہ جسم روح سے زیادہ اہم ہے؟
اگر کوئی جسم کو سراسر بے وقعت جانے تو وہ بھی دانش سے دور ہو گا، کیونکہ رسول نے فرمایا، "جسمانی ریاضت سے تھوڑا فائدہ ہے" — اگرچہ تھوڑا ہی سہی، مگر ہے۔
پس ہمیں جسم کی تحقیر نہ کرنی چاہیے، نہ ہی اُسے گندگی یا لاپرواہی کا نشانہ بنانا چاہیے۔
"کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے بدن رُوح القدس کا مقدس ہیں؟"
سو، یہ بدن قابلِ عزت ہے اور پاکیزگی کا طالب۔

تاہم، حکمت ہمیں سکھاتی ہے کہ باطن، ظاہر سے کہیں بڑھ کر ہے، اور ہمیں چاہیے کہ اُس کی خیر خواہی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں، خواہ اس کے باعث جسم کو کچھ نقصان ہی کیوں نہ پہنچے۔

اب سچی دین داری کو میں انسان کی مانند ہی سمجھتا ہوں، کہ اُس کے بھی دو پہلو ہیں — ایک ظاہر، دوسرا باطن۔
ہر دین، خواہ سچا ہو یا جھوٹا، کسی نہ کسی طور ظاہر میں بھی اپنا اظہار کرتا ہے۔
ہمارے کوئی کر بھائی، جو بپتسمہ اور عشائے ربانی دونوں کو ترک کر چکے ہیں، پھر بھی اپنے دینی رجحان کو مخصوص لباس اور سکوت کے ذریعہ نمایاں کرتے ہیں، اور اُن کی عبادت گاہ میں خاموشی سے بیٹھے رہنا بھی، اپنی نوعیت میں، ایک ظاہری رسم ہے — اور میرا یقین ہے کہ یہ بھی، دیگر طریقوں کی مانند، رسمیت کا شکار ہو سکتی ہے۔

ہر دین، لازماً، ایک ظاہری پہلو رکھتا ہے — وہ بدن کی مانند ہے — اور اسے نہ حقیر سمجھا جائے، نہ ہی نظر انداز کیا جائے، بلکہ سنجیدگی سے برتا جائے۔

لیکن اکثر لوگ، جیسے بعض جسم کو ذہن سے بالا سمجھتے ہیں، ویسے ہی دین کے ظاہر کو دین کے باطن پر فوقیت دیتے ہیں۔

یہ سب فریب اور نادانی ہے، کیونکہ دین کا ظاہر، اگر باطن سے خالی ہو، تو کچھ بھی نہیں — بلکہ اُس سے بدتر، ریاکاری ہے۔ یہ آسمان کی توہین ہے، اور اُس سے برکت کی امید رکھنا عبث، بلکہ لعنت کا باعث بن سکتا ہے۔

باطنی عبادت، اگرچہ ظاہر میں نہ دکھائی دے، تو بھی خُدا کو مقبول ہے، کیونکہ
"خُدا رُوح ہے، اور اُس کے پرستاروں کو لازم ہے کہ رُوح اور سچائی سے اُس کی پرستش کریں۔"

اور وہ باطنی عبادت جو اپنے اظہار میں بھی سامنے آتی ہے، خُدا کے حضور مقبول ٹھہرتی ہے، کیونکہ اُس میں رُوح کی جان موجود ہوتی ہے جو اُسے زندگی بخشتی ہے۔

مگر وہ دینی رسمیں جو محض ظاہر ہوں اور دل اُن کے ساتھ نہ ہو، وہ خُدا کے نزدیک جرائم میں شمار ہوتی ہیں نہ کہ نیکیوں میں، کیونکہ جو عبادت دل کے بغیر ہو، وہ خُدا کے لیے مکروہ ہے۔

کیونکہ خُدا اُس قربانی کو مکروہ جانتا ہے "
"اِس میں دل شامل نہ ہو

تو جان لے کہ ظاہر کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے، مگر اگر وہ باطن کے بغیر ہو، تو وہ محض ایک خالی خول ہے، بے حقیقت اور بے نتیجہ۔

اب آئیے اُس متن کی طرف جو ہمارے سامنے ہے۔ رسول سب سے پہلے دین کے ظاہر کی بات کرتا ہے، اور پھر وہ ہمیں اُس کا باطن دکھاتا ہے۔
پس پہلے ہم تھوڑی دیر کے لیے غور کریں گے

I

- دین کا ظاہری پہلو

پولس رسول اِسے اس انداز سے بیان کرتا ہے۔ وہ فرماتا ہے
"مسیح یسوع میں نہ ختنہ کچھ فائدہ دیتا ہے، نہ بے ختنی۔"

ہمارے نجات دہندہ کے ظہور سے قبل، ختنہ ایک بامعنی نشان تھا۔ وہ عہد کا مہر تھا۔
خُداوند نے اُسے اس لیے مقرر فرمایا تھا کہ وہ باطن میں موجود خاص فضلوں کی بیرونی علامت ہو، جو اُس نے ابرہام کی نسل کو عطا کیے تھے۔

لیکن جب مسیح آ گیا، تو ختنہ اپنی تاثیر کھو بیٹھا، اور بے معنی ہو گیا—صرف اسی سبب سے کہ اُس کی روحانی معنویت جاتی رہی، اور وہ اُن برکات کا نشان نہ رہا جو روحانی نوعیت کی تھیں۔
مسیح نے اپنی خوشنودی سے دیگر مقدسات مقرر کیں، جو اُن حقائق کو زیادہ کامل طور پر ظاہر کرتے تھے جنہیں وہ آشکار کرنے آیا تھا۔
چونکہ ختنہ اب روحانی پیغام کا حامل نہ رہا، پس وہ ایک مردہ رسم بن گیا، اور رسول فرماتا ہے کہ وہ کچھ بھی فائدہ نہ دے گا۔

بقیہ، پولس کے زمانہ میں، ختنہ یہودیت کے سچے پیروکار کی پہچان سمجھا جاتا تھا۔
وہ جو قدیم ایمان پر قائم تھے، اُن کے لیے یسوع ناصری کی تعلیمات محض نئی ایجادات تھیں، اور وہ اب بھی یہ یقین رکھتے تھے کہ بنی اسرائیل کے جسم پر خُدا کا نشان لازم ہے۔

"مگر رسول کہتا ہے کہ "ختنہ کچھ فائدہ نہیں دیتا۔
وہ اِسے کنارے رکھ دیتا ہے۔

لیکن جو بات بڑی قابل غور ہے، وہ یہ کہ وہ مزید کہتا ہے، "نہ بے ختنی"—کیونکہ جیسے کچھ لوگ فخر سے کہتے تھے، "ہم "تو عہد کی مہر پا چکے—ہم مختون ہیں"—اُن سے پولس کہتا ہے، "یہ تمہیں کچھ فائدہ نہ دے گا۔

پھر کوئی دوسرا کہتا ہے، "میں ایک یہودی ہونے کے ناطے، ختنہ سے انکار کرتا ہوں۔
میں نے یہ رسم ترک کر دی ہے، اور اپنے بچوں کو اس روایت میں شریک نہ کرنے کا عہد کیا ہے۔
میں نے اپنے آباؤ اجداد کے رسم و رواج کو رد کر دیا ہے، اور یوں ثابت کیا ہے کہ میں مسیح کا پیروکار ہوں۔
"کیا یہی میرے لیے نجات کا باعث نہ ہو گا؟

نہیں!" پولس کہتا ہے، "یہ کوئی فرق نہیں ڈالتا۔"
تم جو مختون ہو، کچھ حاصل نہیں کرتے، اور تم جو بے ختنہ ہو، وہ بھی کچھ نہ پاؤ گے۔
"نہ یہ، نہ وہ، تمہارے لیے کوئی نفع نہ لائیں گے۔

وہ نہ صرف ختنہ کی پیروی کو رد کرتا ہے، بلکہ اُس کی مخالفت کو بھی کوئی فضیلت نہ دیتا، اور یوں اُس نے اُس پوری رسم کو دونوں پہلوؤں سے گرا دیا—اُس کی پیروی بھی اور اُس سے انکار بھی—اور اُسے بالکل بے جان کر دیا۔

میں نہیں سمجھتا کہ رسول صرف ختنہ کی بات کر رہا ہے، بلکہ ہر اُس رسم اور رسمیت کی، جو مذہب کے نام پر رائج ہو۔ میرا یقین ہے کہ اُس کا مدعا یہ ہے کہ جب تک اُن میں روحانی معنویت موجود ہو، وہ مفید ہو سکتے ہیں۔ جیسے ختنہ اُس وقت تک مفید تھا جب تک وہ روحانی حقیقت کی علامت تھا۔ لیکن جب ایمان موجود نہ ہو، اور ہم صرف اُنہیں رسم کے طور پر اپنائیں، بغیر اُس فیض اور روحانی سچائی کے جو اُن سے مراد ہے، تو وہ سب بے کار ہیں، بے نتیجہ۔ اور فی الواقع، اُن کا کوئی فائدہ نہیں جب تک کہ اُن میں وہ "ایمان جو محبت کے وسیلہ سے عمل کرتا ہے" نہ ہو۔

—چاہے تم شیرخوارگی میں چھڑکے گئے ہو، یا بطور ایماندار ہیبتسمہ پایا ہو۔ اگر تم حقیقی ایمان کے بغیر ہو، تو تمہارا ہیبتسمہ اُسی قدر باطل ہے جتنا تم پر چھڑکا جانا۔ تم نے دونوں میں سے کسی سے بھی کوئی روحانی فائدہ نہ پایا، کیونکہ فی الذات اُن میں کچھ بھی نہ تھا۔

—اصل جوہر تو اُس ایمان میں ہے، جو محبت سے عمل کرتا ہے۔ اور اگر تم نے وہ رسم ایمان کے بغیر پائی، تو تم نے کچھ بھی نہ پایا۔ تمہیں فقط ایک ظاہری عمل نصیب ہوا، اور تمہاری جان کو اُس سے کوئی فائدہ نہ پہنچا۔

شاید تم نے عشائے ربانی میں بھی شرکت کی ہو۔ شاید تم نے اُسے گھٹتوں کے بل، یا کھڑے ہو کر، یا بیٹھ کر پایا ہو۔ اگر تم نے اُسے ایمان کے وسیلہ سے پایا، تو تم نے مسیح کو روحانی طور پر تناول کیا، اس کا گوشت کھایا، اُس کا خون پیا۔

لیکن اگر تم نے اُسے بغیر ایمان پایا، تو تم نے کچھ بھی نہ پایا۔

نہیں، بلکہ تُو نے اس سے بھی بدتر کیا، کہ تُو نے کھایا اور پیا اور اپنے آپ پر سزا کو بلایا۔ تُو نے اُن بچوں کی روٹی لی جن کا تُو فرزند نہ تھا، اور یوں تُو نے باپ کے دستر خوان سے چوری کی۔ تُو نے کہانت کے صحن میں قدم رکھا حالانکہ تُو کہنہ نہ تھا، پس تُو نے عِزّا کا سا گناہ کیا۔ تُو نے اُس قربانی کا ارتکاب کیا جس کے لیے تُو موزوں نہ تھا، اور یہ خُدا کی بے انتہا تحمل اور رحمت کا تعجب انگیز اظہار ہے کہ تُو لعنت کا مستحق ہوتے ہوئے بھی ہلاک نہ ہوا، اُس مقام میں گھس آنے کے سبب جہاں تجھے کبھی نہ بلایا گیا تھا۔

اگر تُو ایمان، جو محبت کے وسیلہ سے عمل کرتا ہے، کے ساتھ ہیبتسمہ اور خُداوند کے عشائے مقدس میں شریک ہوا ہے، تو یقیناً تُو نے ان مقدسات کے وسیلہ سے برکت پائی۔ لیکن اگر تُو بغیر ایمان کے آیا ہے۔ تو خواہ ہیبتسمہ پایا ہو یا نہ پایا ہو یہ سب بے سود ہے۔

—ان ظاہری رسوم و علامات میں بذاتِ خود کچھ بھی نہیں۔ وہ محض مردہ الفاظ ہیں، ایک دھوکہ دینے والی رسم، جو انسان کو اُن چیزوں کی طرف کھینچتی ہے جو فقط ظاہر میں ہیں۔

لیکن جب ایمان آتا ہے، تو وہ اُن کو زندگی بخشتا ہے، اُنہیں برکتوں کے وسیلہ بنا دیتا ہے اور خُدا اُن کے وسیلہ سے رُوح سے ہم کلام ہوتا ہے۔ میری دانست میں یہ کہنا بھی مبالغہ نہ ہو گا کہ ظاہری رسوم اپنی ذات میں کچھ بھی نفع نہیں دیتیں۔

—مجھے معلوم ہے کہ ہمیں غلط سمجھا جا سکتا ہے اور بعض کہیں گے کہ پھر ان چیزوں کو بالکل ترک کر دینا چاہیے۔ اگر تم ہماری بات کو غلط سمجھنا چاہو، تو تمہیں آزادی ہے۔

ہم کھلے طور پر سچ بولنا چاہتے ہیں، لیکن اگر ہمیں اس بات پر غلط سمجھا جائے تو وہ ہمیں اتنا رنج نہ دے گا

جتنا اس بات پر اگر ہمیں غلط سمجھا جائے
—کہ دین کا ظاہر محض موت ہے
—محض لفظ، نہ کہ رُوح
اور صرف وہ ایمان جو خُداوند یسوع مسیح پر حقیقی طور پر ہو
وہی جان کو برکت دے سکتا ہے۔

اب ہم اس خیال کو اور زیادہ وضاحت سے بیان کریں کہ
—”نہ ختنہ کچھ فائدہ دیتا ہے اور نہ بے ختنی“
یعنی یہ کہ ظاہری علامات زندگی کو نہ بدل سکتیں۔

زندگی کا باطنی انقلاب نجات کا ایک بڑا حصہ ہے۔
کوئی شخص اُس گناہ سے نجات نہیں پا سکتا
جس میں وہ اب بھی دل لگا کر مشغول ہے۔
یہ بالکل ظاہر ہے کہ
اگر کسی شخص کو کتابِ مقدس کی رُوح سے نجات ملی ہو
تو اُسے گناہوں سے نجات ملی ہے۔

نشہ کرنے والا پرہیزگار بن جاتا ہے
بدکار پاک دامن ہو جاتا ہے
ناانصاف دین دار بن جاتا ہے۔

اب یہ عقلِ عام کی بات ہے
میں ہر کسی کے سامنے یہ سوال رکھتا ہوں
کیا کوئی ظاہری رسم کسی چور کو ایماندار بنا سکتی ہے؟
یا کسی شرابی کو پرہیزگار کر سکتی ہے؟

کیا شیرخوارگی میں چھڑکاؤ، یا بالغ ہو کر غوطہ دینا
یا روٹی کھانا، یا مے پینا
کیا یہ سب کسی شخص کے اخلاق پر کوئی اثر رکھتے ہیں؟

جب سینٹ فرانسس زاویر ہند میں آیا
—تو اُس نے ہزاروں لوگوں کو مسیحی بنایا
اور تمہیں کیا لگتا ہے، اُس نے یہ کیسے کیا؟
ایک چھوٹا سا برتن پانی اور ایک بڑی سی برش اپنے کمر سے لٹکا رکھی تھی
اور چلتے چلتے لوگوں پر پانی چھڑکتا جاتا
اور وہی اُن کا بپتسمہ تھا۔
یوں وہ سب مسیحی قرار پائے۔

—بظاہر یہ سب جائز تھا
اور مجھے یقین ہے کہ اُنہیں اُس سے اتنا ہی فائدہ ہوا
جتنا شیرخوارگی کے بپتسمہ سے ہوتا ہے
یا بغیر ایمان کے کسی کے غوطے سے۔

ہم اس بات پر ہنستے ہیں جب یہ بڑے پیمانے پر ہو
—اور حیران ہوتے ہیں کہ لوگ اسے کیسے قبول کر لیتے ہیں
لیکن ہم اُسی طنز سے، اُسی حقارت سے
اسے انفرادی صورت میں بھی رد کر سکتے ہیں۔

اے میرے عزیز سامع
—اگر واقعی کوئی ظاہری رسم انسان کو بدل سکتی
!تو ہم کتنی سرگرمی سے اُسے بجا لاتے

—اگر واقعی "مقدس روٹی" انسان کو مقدس بناتی
تو اپنے گھروں کو تنور بنا لیتے
!اور ہر گلی میں نانپائی بوتے
!مبارک نانپائی، جو انسان کی فطرت کو بدل سکتے
!مبارک گندم، جو پیس کر گناہگاروں کو مقدس کر دے

مگر کہاں ہے وہ تعلق؟
کہاں ہے وہ رشتہ جو روٹی اور ضمیر کے درمیان ہے؟
کہاں ہے وہ نسبت جو پانی، چاہے قطرہ قطرہ ہو یا سیلاب کی صورت میں
دل، جذبات، اور عقل انسانی پر ڈالے؟

!اے محبوبو، ہم اس سے بہتر جانتے ہیں
تو پھر یہ کیسے ہے کہ لوگ ایسی خرافات سے چمٹے رہتے ہیں؟

—”تم نئے سرے سے پیدا ہونا چاہیے“
تاکہ تمہاری عقلوں اور دلوں پر اثر ہو۔
—تمہیں کسی اور طاقت کی ضرورت ہے
،ایک نادیدہ، باطنی قدرت جو تمہارے فہم کو روشن کرے
،تمہاری جانوں کو قابو میں لائے
،تمہاری محبتوں کو بدل ڈالے
اور تمہاری زندگیاں ویسی نہ رہیں جیسی پہلے تھیں۔

!لیکن اے عزیزو! یہ سب بیرونی چیزیں محض بھدے وسائل ہیں
گویا آگ بجھانے کے لیے اُس پر گیس ڈالنا ہو
اگر تم ان ظاہری صورتوں سے جان بچانے کا خیال کرو۔

—ختمہ اور بے ختمی
—دونوں انسان کی اخلاقی زندگی میں کچھ بھی نفع نہیں دیتے
اور ہر شخص یہ جانتا ہے۔

تاہم یہ بھی حق ہے کہ یہ ظاہری رسوم کسی ایسے ضمیر کو تسلی نہیں دے سکتیں جو واقعی بیدار اور زندہ کیا گیا ہو۔
مجھے کوئی شک نہیں کہ بہت سے لوگ کلیسیا یا عبادتگاہ میں جانے سے کسی قدر تسلی پاتے ہیں۔
تم یہاں آتے ہو، اپنی نشستوں پر بیٹھتے ہو، اور اپنے خیال میں سکون پاتے ہو۔
شاید بعض تم میں سے سوچتے ہوں، اور یہی نیند تمہاری تسلی میں اضافہ کرتی ہو۔

،اگر خطبہ بے حد خشک ہو، تو شاید تمہارے لیے اور بھی بہتر ہو
،لیکن چونکہ وہ شخصی نوعیت رکھتا ہے اور صاف و بیباک انداز میں کہا جاتا ہے
تو یہ تمہاری تسلی کو تھوڑا کم کر دیتا ہے۔
میں جانتا ہوں کہ اس ملک میں سینکڑوں، ہزاروں لوگ ایسے ہیں جنہیں یہ فکری خلجان ہوتا کہ اگر وہ اتوار کو کلیسیا یا
،عبادتگاہ نہ جائیں
تو ان کا ضمیر انہیں ملامت کرے گا— اور یہ تسلی صرف اسی لیے ہے کہ ان کا ضمیر مردہ ہے۔

،اگر ان کا ضمیر حقیقی معنوں میں بیدار ہوتا
تو وہ جان لیتے کہ ضمیر اور ظاہری رسموں کے درمیان کوئی تعلق نہیں۔
،ایک گناہ آلود اور بیدار ضمیر
کبھی دوبارہ نیند نہیں پکڑ سکتا
مگر اُسی آواز کے وسیلہ سے جس نے اُسے پہلے جاگایا تھا۔

ضمیر کو گناہ کے بارے میں سکون تب ہی حاصل ہوتا ہے
جب وہ دیکھتا ہے کہ گناہ نجات دہندہ پر ڈال دیا گیا۔
،اور جب وہ دیکھتا ہے کہ وہ خداوند زخمی ہوا

—خون بہایا، اور موت تک دکھ سہا
تب گناہ بخشش پاتا ہے
اور ضمیر کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

جب ایمان آتا ہے،
تو ضمیر کو خُدا کے ساتھ مسیح یسوع کے وسیلہ سے صلح حاصل ہوتی ہے؛
لیکن میں یقین سے کہتا ہوں
کہ کوئی بھی ضمیر، جسے خُدا نے مُردوں میں سے زندہ کیا ہو،
نہ کبھی ہیئتسمہ سے سکون پاتا ہے
نہ عشائے ربانی سے
نہ کسی اور ظاہری رسم سے۔

ایسا ضمیر پکار اٹھتا ہے
یہ سب پاک لوگوں کے لیے نفع بخش ہو سکتے ہیں"
شاید اُن کے لیے تسلی کا ذریعہ ہوں
!مگر مجھے نجات درکار ہے
—مجھے خود مسیح چاہیے
مسیح کے متعلق باتیں نہیں
بلکہ خود مسیح؛
محض اُس کے لوگوں کے ساتھ عبادت نہیں
"بلکہ اُن میں سے ایک ہونا۔

جب موت کے لمحات میں اُس کے سامنے صلیب لہرائی گئی،
جب اُسے روغنِ مسح اور آخری رسموں کی پیشکش کی گئی
تو ایک مرتا ہوا راہب پکار اٹھا

"Tua vulnera, Jesu! Tua vulnera, Jesu!"

!اے یسوع، تیرے زخم
!"اے یسوع، تیرے ہی زخم

اور یہی پکار ہر بیدار ضمیر کی ہو گی۔

—یہ یسوع کا خون ہونا چاہیے
نہ کہ مقدس مے۔
—وہ غسل جو اُس کی کفارہ بخش خون سے بھرا ہوا ہے
نہ کہ جسمانی پاکی کے لیے کوئی ظاہری دھلائی۔

یہ خُداوند رُوح القدس کا دل میں داخل ہونا ہے
جیسے کہ کوئی کہنہ مقدس میں آتا ہے۔
یہ مسیح کی محبت کا ہمارے دلوں میں آنا ہے
جیسے خوشبو کی انگیٹھی میں قربانی کی آگ۔
یہ خود خُدا باپ کی محبت کا ہم پر وارد ہونا ہے
تاکہ ہم بے جھجک پکار سکیں

"اِیّا باپ"

یہی وہ چیز ہے جس کی ضمیر کو پیاس ہے
اور اِس کے سوا کچھ بھی اُسے سیراب نہیں کر سکتا۔
"ایمان جو محبت کے وسیلہ سے عمل کرتا ہے"
—ضمیر کو سکون بخشتا ہے
مگر اُس کے سوا جو کچھ بھی کیا جائے

وہ ایسے ہے جیسے کسی دکھی دل والے کے سامنے گیت گایا جائے؛
وہ جان کو تسلی نہیں دیتا۔

—اگر کوئی شخص شدید بھوکا ہو
—واقعی فاقہ کش ہو
،اور کوئی اُس سے کہے
—”بیٹھ جا، میں تیرے لیے کوئی دُھن بجاتا ہوں“
،تو وہ پکار اٹھے گا
”اے شخص! مجھے کچھ ٹھوس دے“
”!مجھے کچھ حقیقی چیز چاہیے

،وہ کہے
—موسیقی پسند نہیں؟ تو لو، اب تجھے مصوری دکھاؤں گا“
”!یہ کھڑکی دیکھ، کتنی نفیس ہے
!مجھے کچھ ٹھوس دو“
”!اے میرے خدا، مجھے کچھ ٹھوس دو

،دیکھو، جلوس آ رہا ہے“
!کتنے حسین جامے پہنے ہوئے ہیں
”کیا یہ نظارہ کسی بجے کے لیے شایان شان نہیں؟
،ہاں، خوب ہے“
،لیکن میں جلوس نہیں کھا سکتا
—نہ مصور کھڑکیاں، نہ موسیقی
”!مجھے کچھ ٹھوس دو

—اچھا، یہ لو ایک قاعدہ جس کے مطابق زندگی گزارنی ہے“
—یہ بہت پہلے اسقفوں نے طے کیا تھا
”کیا یہ تجھے مطمئن نہ کرے گا؟
،نہیں! تمہارے اصول و ضوابط سب اچھے ہوں گے“
،مگر مجھے کچھ حقیقی چاہیے
”!کچھ ایسا جو میں ابھی حاصل کر سکوں

،اب وہ ضمیر جو گناہ کے بوجھ سے بیدار ہوا ہے
ایسی شدید بھوک رکھتا ہے
جسے بہترین اور نفیس ترین رسم پرستی بھی سیراب نہیں کر سکتی۔

وہ ضمیر پکار اٹھتا ہے:
!مجھے تسلی بخشو“
مجھے بتاؤ، خدا راستباز کیسے ہے
اور گناہگاروں کو راستباز ٹھہرا بھی کیسے سکتا ہے؟
!یہی سوال ہے
بتاؤ، خدا گناہ کو سزا دے کر اُسے معاف بھی کیسے کر سکتا ہے؟
بتاؤ، میرا کیا بنے گا
جب میں ان سب بدکاریوں میں لپٹا ہوا ہوں؟
بتاؤ، میں ان سے کیسے چھوٹ سکتا ہوں؟

:سو، خوشخبری آتی ہے اور یوں فرماتی ہے
خداوند یسوع مسیح نے اُن سب کی جگہ اور عوض میں دکھ اُٹھایا“
،جو اُس پر ایمان لاتے ہیں
،اور جس گھڑی تُو اُس پر ایمان لاتا ہے
اُسی گھڑی تُو مکمل نجات پا لیتا ہے۔

تیرا گناہ مٹ گیا،
تُو خُدا کا فرزند ٹھہرا
تیرے قدمِ صخرہِ الدھور پر جم گئے
"اور تُو کبھی ہلاک نہ ہوگا۔"

ضمیر پکار اٹھتا ہے
!آہ! یہی تو وہ ہے جس کی مجھے خواہش تھی"
!یہی تو وہ بات ہے جس کا میں مدت سے منتظر تھا
دیکھ، یہ فضل سے معمور خُدا میری طرف متوجہ ہو کر فرماتا ہے
"میں نے تیرے گناہوں کو بادل کی مانند مٹا دیا ہے"
"!! اور تیری بدکاریوں کو گہرے اُبر کی مانند

!آہ! کاش خُدا ہمیں ایسی روحانی بھوک عطا فرمائے
اور جب ایسا ہوگا
تو نہ ختنہ ہمیں گمراہ کرے گا، نہ بے ختنی
کیونکہ ہم محسوس کریں گے کہ
نہ یہ اور نہ وہ کچھ بھی فائدہ دیتے ہیں۔
لیکن جب ہمیں وہ ایمان حاصل ہوگا
جو محبت کے وسیلہ سے عمل کرتا ہے
تو ہم خُدا کے فضل سے سیر ہوں گے
اور خُداوند کی نیکی سے لبریز۔

اب ہم پر لازم ہے کہ یہ بھی کہیں
کہ جس طرح بیرونی مذہبی رسوم
نہ انسان کے اخلاق کو بدل سکتی ہیں
اور نہ بیدار ضمیر کو سکون دے سکتی ہیں
اسی طرح وہ ہمیں آسمان کی بادشاہی تک بھی نہیں لے جا سکتیں۔

تم آخری گھڑی میں فریب کھاؤ گے
یقین رکھو
اگر تم نے اپنے ایمان کو اُن چیزوں پر قائم رکھا
جو فقط آنکھوں سے دیکھی جاتی ہیں
یا ہاتھوں سے چھوئی جاتی ہیں
یا پیروں سے چلی جاتی ہیں۔

اگر تم اُن چیزوں پر تکیہ کیے ہوئے ہو
جو نظر آتی ہیں
—تو وہ سب فانی ہیں
اور وہ اُس دیار میں جہاں فقط ابدی چیزیں بسی ہوئی ہیں
تمہارے کسی کام نہ آئیں گی۔

اے جان، اگر تُو کسی فانی اُمید پر
یا کسی ظاہری رسم پر بھروسہ کیے بیٹھا ہے
تو تُو اُس چیز پر تکیہ کیے ہے
—جو غیبی جہان میں کچھ اثر نہیں رکھتی
اور جب تیری جان قبر کے دہانے پر پہنچے گی
اور موت کی باریک دھار کے پار
ابدی تاریکی میں جھانکے گی
تو تیرے پاس کوئی اُمید نہ ہوگی۔

!عجب بات ہے کہ خُدا جھوٹوں سے سچ بلواتا ہے
 —وہ پادری بھی تمہیں کوئی حقیقی اُمید نہیں دیتے
 کیونکہ وہ کیا کہتے ہیں؟
 کیا وہ کبھی یہ دعویٰ کرتے ہیں
 کہ یہ رسمیں تمہیں آسمان تک لے جا سکتی ہیں؟
 !ہرگز نہیں
 ایسا لگتا ہے جیسے خُدا شیطان کو بھی
 —یہ جھوٹ مکمل بولنے کی اجازت نہیں دیتا
 کہ اُس نے جھوٹ میں ہی ایک کمزور گوشہ چھوڑ دیا ہے۔

—پوچھو اُن سے جو رسموں پر ایمان رکھتے ہیں
 کہ اُن کے نزدیک سب سے نیک لوگ کہاں جاتے ہیں؟
 ،پوچھو پادری سے
 "تو وہ کہے گا، "عالمِ تطہیر میں
 کیا کارڈنل وائزمن بھی وہیں نہ گیا؟
 :کیا اُس کے تابوت پر یہ الفاظ نہ کندہ تھے
 اُس کی جان کے سکون کے لیے دعا کرو؟"
 کیا یہ ثبوت نہیں کہ وہ بھی کسی ایسے مقام پر گیا
 ،جہاں دعا کی حاجت ہے
 اور اُس کی جان کو ابھی آرام نہ ملا تھا؟

کیا وہ سب بڑے بڑے مذہبی پیشوا وہیں نہیں جاتے؟
 کیا حتیٰ کہ پوپ بھی وہیں نہ بھیجے جاتے؟
 !ہے شک یہ منظر نہایت افسوسناک ہے
 —یہی سب کچھ ہے جو اُن کے نظام سے حاصل ہو سکتا ہے
 !اور اس سے بہتر کچھ بھی نہیں

!لیکن آہ
 ،اگر تُو جھے وہ "ایمان جو محبت کے ذریعہ عمل کرتا ہے" نصیب ہو جائے
 :تو سن، میں تجھے کیا بشارت دیتا ہوں
 ،تُو جھے فضل کے وسیلہ سے ایک زندہ اُمید حاصل ہو گی
 ،نہ کہ عالمِ تطہیر کی
 ،نہ "بزرگوں کے مقامِ انتظار" کی
 بلکہ اُس فردوس کی
 جہاں تُو یسوع کے ساتھ ہو گا
 جب تیری آنکھیں موت کے نیند میں بند ہوں گی۔

اور اسی بھروسہ کے ساتھ
 ،تُو اپنی وفات گاہ پر جائے گا
 ،اور جب تُو خدا چاہے
 —بیماری میں وہاں پڑا رہے گا
 نہ شک میں، نہ خوف میں۔

،اور جب آخری گھڑی آئے گی
 تو خُدا تُو جھے فضل دے گا
 ،کہ اگر فتوحات کے ساتھ نہیں
 تو کم از کم پُر امیدی کے ساتھ مرے۔

،تُو اُس ابدی نغمے کے ابتدائی سر چکھے گا
 ،اُنے والی جلال کی خوشبو محسوس کرے گا
 :اور تیرے لبوں پر کوئی ایسا نغمہ ہوگا

،یروشلم، میرا شادمان وطن"
تو ہی مجھے عزیز ہے؛
،اب میری محنت ختم ہوئی
خوشی، سلامتی، اور تو ہی میری مراد ہے

،یہ ایک عجیب اور عبرت انگیز بات ہے
،جو لرزتے ہوئے ضمیر کی گواہی دیتی ہے
،کہ وہ لوگ جو ختمہ یا بے ختنی کی منادی کرتے ہیں
آسمان کی بشارت دینے کی جرأت نہیں رکھتے؛
لیکن وہ جو یہ علان کرتے ہیں
،کہ نجات صرف ایمان کے ذریعہ یسوع مسیح میں ہے
:وہ ہر کانپتے ہوئے گناہگار سے دلیری سے کہہ سکتے ہیں

!خوف نہ کر"
،اگر تُو یسوع پر ایمان لائے
،تو جب تُو مرے گا
"تُو فردوس میں اُس کے ساتھ ہو گا؛
:کیونکہ لکھا ہے
اب اُن پر جو مسیح یسوع میں ہیں"
،"کسی قسم کی سزا نہیں
اور
،وہ کبھی ہلاک نہ ہوں گے"
"اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لے گا۔

،اے پیارو
،ہم اب خُدا کے فرزند ہیں
،اور ابھی ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا ہوں گے
،لیکن ہمیں معلوم ہے کہ جب وہ ظاہر ہو گا
،تو ہم اُس کی مانند ہوں گے
:کیونکہ ہم اُسے ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے۔

،ہم عالم تطہیر میں نہ ہوں گے
،بلکہ اُس کے ساتھ ہوں گے
:کیونکہ اُس نے باپ سے ہمارے لیے دعا کی
،اے باپ"
میری یہ خواہش ہے
،کہ جنہیں تُو نے مجھے دیا ہے
،وہ بھی جہاں میں ہوں وہیں میرے ساتھ ہوں
تاکہ وہ میری اُس جلال کو دیکھیں
"جو تُو نے مجھے دیا ہے۔

چنانچہ ہم نے کافی کچھ کہہ دیا ہے
تاکہ تم جان لو کہ
دین داری کی بیرونی صورت کچھ فائدہ نہیں دیتی۔

اب ہم آگے بڑھتے ہیں
—اور اُس کے باطنی حصہ پر روشنی ڈالتے ہیں

II

دینی زندگی کا باطنی پہلو۔

متن ہمیں بتاتا ہے کہ دین داری کا باطنی حصہ یہ ہے
"وہ ایمان جو محبت کے ذریعہ عمل کرتا ہے۔"

پس ایمان کیا ہے؟

ایک لفظ میں، وہ ہے توکل — یعنی جان کا خُدا کے اُس وعدہ پر بھروسا
جو اُس نے مسیح یسوع میں بخشا۔

میرا ایمان وہ چیز ہے
جو مجھے یہ یقین دلاتی ہے کہ خُدا سچا ہے؛
کہ اُس نے اپنے بیٹے کو جسم میں بھیجا
تاکہ وہ میرے گناہوں کے لیے نُکھ اُٹھائے؛
کہ اُس کے خون کی قدرت
اور اُس کی پاکیزہ زندگی کی نیکی کے سبب
میں نجات پایا ہوں۔

اُس پر نجات کے لیے توکل کرنا — یہی ایمان ہے۔

خُدا کے برگزیدہ لوگوں کا ایمان
محض عقائد کو سچ مان لینے کا نام نہیں
بلکہ اُن پر سہارا کرنے
اُن پر بھروسا رکھنے
اور اپنی جان اُن پر سپرد کر دینے کا نام ہے۔

—مسیحیت کا جوہر یہی ہے
خُداوند یسوع مسیح پر توکل۔

لیکن خبردار

—یہ ایمان کسی خاص قسم کا ایمان ہے
"ایسا ایمان جو محبت کے ذریعہ عمل کرتا ہے۔"

نہ وہ ایمان جو صرف باتیں کرے
اور نہ وہ جو بے حس ہو کر سوجائے
نہ وہ جو انسان کو غفلت میں ڈال کر گناہ میں مگن رہنے دے؛
بلکہ ایسا ایمان جو عمل کرتا ہے
ایسا ایمان جو زندہ اور فعال ہو
—ایسا جو ہاتھ اور بازو رکھتا ہو
نہ لنگڑا، نہ مردہ، بلکہ ایسا دریا
جو جمنے والی برف کی مانند نہیں
بلکہ بہتا، اُچھلتا، بڑھتا اور سمندر تک جا پہنچتا ہے۔

—یہ ایک زندہ ایمان ہے
ایک عامل ایمان۔

اگر میرا ایمان میرے روزمرہ کے معاملات پر اثر نہیں ڈالتا

تو وہ ایمان کچھ بھی نہیں۔

اگر میں یہ ایمان رکھتا ہوں

کہ یسوع مسیح نے مجھے بچایا ہے

اور میں اُس پر بھروسا رکھتا ہوں

تو بہت سی باتیں ایسی ہوں گی

—جو میں نہیں کر سکتا

اگرچہ دوسرے انہیں کرتے ہیں؛

اور بہت سی نیکیاں ایسی ہوں گی

—جو میں خوشی سے کروں گا
اگرچہ دوسرے انہیں چاہنا بھی نہ چاہیں۔

،اگر میرا ایمان دکان میں
،بازار میں
اور روزِ مَرّہ کے لین دین میں
—میری راہ نہ روکے
تو وہ ایسا مذہب ہے
،جس کی حیثیت ایک بٹن کے برابر بھی نہیں
اور بہتر یہی ہے کہ میں اسے چھوڑ دوں۔

ایسا ایمان ہونا چاہیے
جو پورے انسان پر عمل کرے۔

اور یہ کیسے کام کرتا ہے؟
—یہ محبت کے وسیلہ سے کام کرتا ہے
،یہ مسیح کی محبت کے سبب کام کرتا ہے
کیونکہ اُس نے ہمارے لیے جان دی۔

،یہ خُدا سے محبت کے وسیلہ سے عمل کرتا ہے
:اور ہم دل سے کہتے ہیں
اے خُداوند، تیری مرضی کیا ہے؟"
"کیونکہ ہم تیرے فرمانبردار ہونا چاہتے ہیں

،یہ ایمان ہمیں فرمانبردار
،شادمان
اور مطمئن بناتا ہے۔

—یہ حقیقت میں یسوع مسیح سے محبت کے وسیلہ سے عمل کرتا ہے
،اگر تُو یسوع سے محبت نہیں کرتا
تو تیرا ایمان، ایمان نہیں۔
کیونکہ اُس کے نام کا ذکر
ایمانداروں کے لیے شیریں ترنم کی مانند ہے۔

یہ اُس سے محبت کے وسیلہ سے کام کرتا ہے
جس نے ہم سے پہلے محبت کی
اور اپنے آپ کو ہمارے لیے قربان کیا۔
یہ اُس خُدا سے محبت کے وسیلہ سے کام کرتا ہے
جس نے اپنا بیٹا بخشا۔

،جب سے خُدا نے مجھ سے محبت کی"
میرا دل محبت میں بھڑک اٹھا؛
،ازل سے جب اُس نے چُنا
"میں نے بھی اُسے چُنا۔

پھر ایمان بھائیوں سے محبت کے وسیلہ سے بھی کام کرتا ہے۔
،اگر کوئی شخص ایمانداروں سے محبت نہیں رکھتا
تو اُس میں ایمان نہیں۔

یہ خُدا کے فرزند کی پہچان ہے
کہ وہ اُس کے گھرانے کے باقی افراد سے محبت رکھتا ہے۔

کیونکہ لکھا ہے:
ہم جانتے ہیں کہ ہم موت سے زندگی میں داخل ہو چکے ہیں۔
"اس لیے کہ ہم بھائیوں سے محبت رکھتے ہیں۔"

نہ فقط اُن بھائیوں سے
—جو ہمارے فرقہ کے کہلائے جاتے ہیں
—کیونکہ یہ تو ریاکار بھی کر سکتے ہیں
بلکہ اُن تمام مقدسوں سے
جو خُداوند یسوع مسیح سے راستی سے محبت رکھتے ہیں۔

جیسا کہ مقدس باسل کہا کرتا تھا،
"جہاں کہیں ہم مسیح کی جھلک دیکھیں"
—وہاں مسیحی محبت کے کچھ آثار ضرور ظاہر کریں
سو، سچا ایمان اُن سب سے محبت رکھتا ہے
جو صدق و وفا سے خُداوند یسوع سے محبت رکھتے ہیں
اور تاک کی ہر شاخ کی بھلائی اور برکت چاہتے ہیں۔

رکھتے ہوئے کیا گیا ہے— تاکہ ہر لفظ خُدا کے کلام کی مانند دلوں میں اُترے

اور خبردار ہو، کہ یہ ایمان محبت کے وسیلہ سے عمل کرتا ہے، حتیٰ کہ دشمنوں کے لیے بھی۔

اگر تُو واقعی مسیحی ہے
تو تُو اُن سے بھی محبت رکھے گا
جو تجھ سے محبت نہیں رکھتے۔

اپنوں سے محبت کرنا کچھ بڑی بات نہیں،
اگرچہ بعض ایسے بھی ہیں
جو اس میں بھی ناکام ہیں؛
لیکن دشمنوں سے محبت کرنا
—سچے مسیحی کی پہچان ہے
تحمل کرنا، درگزر کرنا
برداشت کرنا، لیکن ضرر نہ پہنچانا
گالی سُن کر جواب نہ دینا
ملامت پانے پر بدلہ نہ لینا
بلکہ
اپنے دشمنوں کے سروں پر آگ کے انگارے جمع کرنا
اس طور کہ اُن کے لیے بھلائی کی ہر کوشش کرنا
جو تجھے بُرا چاہتے ہیں۔

کہا گیا تھا کہ:
"تھامس کرینمر کو اگر کوئی ایذا پہنچائے"
"تو وہ اُس کا دوست بن جاتا
اور اُس کی مدد کرتا۔"
اور ایک اور شخص کے بارے میں کہا گیا کہ:
"اگر تم اُس سے کچھ لینا چاہتے ہو"
"تو اُس کو پہلے نقصان پہنچاؤ"
"کیونکہ جب تم اُس سے کچھ مانگو گے
تو وہ یہی کہے گا:
"میں ضرور کروں گا، کیونکہ تُو میرا دشمن رہا ہے۔"
—پس ہمیں چاہیے کہ ہم بھی کچھ اسی روح کو اپنائیں

محبت رکھیں اُن سے بھی جو محبت کے لائق نہیں
اور جو ہم سے عداوت رکھتے ہیں۔

پھر میں یہ بھی کہتا ہوں
کہ اس ایمان کی ایک اور علامت یہ ہے
کہ وہ گناہگاروں سے محبت رکھتا ہے۔
اے کلیسیا و جماعت
خُدا تمہیں اُس بے رحم رُوح سے بچائے
جو انسانوں کی جانوں کی پرواہ نہیں کرتی

وہ الٰہیات لعنتی ہے
جو واعظ سے یہ کہلاتی ہے:
میں نے خُدا کے زندہ لوگوں سے خطاب کیا؛"
"رہے مردہ، تو میرے پاس اُن کے لیے کچھ نہیں۔"

ایسی تعلیم،
جو انسانی ہمدردی کو خشک کر دے
جو انسان کو اپنے ہی ہم جنس سے غافل کر دے
اور اپنے ہی گھرانے کی فلاح سے بے خبر کر دے
وہ تعلیم آسمان سے نہیں بلکہ جہنم سے ہے۔

میں نے ایسے نظریے کے پیروکاروں کو دیکھا ہے
جو حتیٰ کہ اپنے بچوں کی نجات کی بابت بھی بے حس ہوتے ہیں
اور اِس پر فخر کرتے ہیں
— کہ وہ اپنے بچوں سے دین کی بات نہیں کرتے
جیسے کہ یہ کوئی فضیلت ہو
:جبکہ رسول فرماتا ہے
جو اپنے گھرانے کی خبرگیری نہیں کرتا"
"وہ کافر سے بھی بدتر ہے

کچھ ایسے کہتے ہیں:
"خُدا اپنا کام خود کرے گا"
اور وہ مسیح کا نام تک زبان پر نہیں لاتے۔
یہ لوگ اُس جمود میں مبتلا ہیں
— جو ایمان سے زیادہ تقدیر پرست ہے
اور خُدا کے سپرد کردہ کاموں کو ترک کرتے ہیں۔

اے عزیزو،
خُدا ہمیں ایسا مردہ ایمان نہ دے
بلکہ ایسا ایمان دے
جو گناہگاروں کی جانوں سے محبت کے ذریعہ عمل کرے۔

اگر تُو مسیح سے محبت کرتا ہے
— تو تُو گناہگاروں سے بھی محبت کرے گا
کیونکہ وہ گناہگاروں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا۔

اور اگر تُو اُنہیں اُس کے پاس لانے کی کوشش نہیں کرتا
تو تُو اُسے جانتا ہی نہیں۔
اگر تُو کبھی اُس شخص کی فکر نہیں کرتا
جو ہلاکت کی راہ پر ہے
تو خُدا کی محبت تجھ میں نہیں۔

سو نتیجہ یہ ہوا
—دین داری کی روح اور جوہر یہی ہے
ایسا ایمان جو مسیح پر توکل رکھتا ہے
اور محبت کے جوش سے
تمام وجود کو متاثر کرتا ہے؛
جو گناہ سے روکتا ہے
یا نیکی کے لیے حرکت دیتا ہے۔

اب، آے میرے عزیزو
کیا تمہارے پاس ایسا ایمان ہے
جو محبت کے وسیلہ سے عمل کرتا ہے؟

"اوہ! میں بپتسمہ یافتہ نہیں ہوں"
—کوئی کہے گا
لیکن میں نے تجھ سے یہ نہیں پوچھا۔
میں نے یہ پوچھا
کیا تجھ میں وہ ایمان ہے
جو محبت کے ذریعہ عمل کرتا ہے؟

— "جناب! میں بپتسمہ یافتہ ہوں"
لیکن یہ سوال نہیں
سوال یہ ہے
کیا تجھ میں وہ ایمان ہے
جو محبت سے عمل کرتا ہے؟

— "صاحب! میں کلیسیا کا رکن ہوں"
لیکن اس کا کیا؟
یہ بھی اصل مدعا نہیں۔
مدعا صرف یہی ہے
کیا تجھ میں وہ ایمان ہے
جو محبت سے عمل کرتا ہے؟

، اگر تیرے پاس وہ ایمان ہے
تو تُو آسمان کی راہ پر ہے۔
، اگر نہیں
تو تُو ہلاکت کے راستے پر ہے۔

اگر تجھ میں ایسا ایمان ہے
، جو محبت سے عمل کرتا ہے
، تو اگرچہ تجھ میں بہت سی کمزوریاں ہوں
— تو پھر بھی یروشلیم کی طرف بڑھ رہا ہے
اور ضرور پہنچے گا۔

، لیکن اگر تجھ میں وہ ایمان نہیں
تو چاہیے تیرا عقیدہ
، کتنا ہی بائبل کے مطابق ہو
تیری الہیات
— روح القدس جیسی درست کیوں نہ ہو
پھر بھی تُو کبھی آسمان میں داخل نہ ہو گا۔

کیونکہ یہی وہ چیز ہے
— جو سب سے زیادہ ضروری ہے
ایمان جو محبت سے عمل کرتا ہے۔

،میں جب اس متن پر غور کرتا ہوں
تو گلاتیوں کے اگلے باب میں (15:6)
اسی حقیقت کو ایک اور رنگ میں پاتا ہوں۔

ایک آیت کو دوسری سے ملانے سے
— نئی روشنی ملتی ہے
:اور یہاں لکھا ہے

کیونکہ مسیح یسوع میں"
نہ ختنہ کچھ فائدہ دیتا ہے
،نہ بے ختنی
"بلکہ

بلکہ کیا؟
"محبت سے عمل کرنے والا ایمان؟"
،نہیں
:بلکہ
"!نیا مخلوق ہونا"

(گلاتیوں 15:6)

،پس اگر یہ بات ٹھہری
— تو لازم ہے کہ یہ دونوں امر
"یعنی "ایمان جو محبت سے عمل کرتا ہے
— "اور "نیا مخلوق ہونا
ایک ہی حقیقت کی دو جھلکیاں ہیں۔

،اے عزیزو
کیا تم نے کبھی سوچا
کہ آیا تم نئے مخلوق ہو؟
کیا تم نئے سرے سے پیدا کیے گئے ہو؟

سو اگر تمہارے پاس وہ ایمان ہے
،جو محبت کے وسیلہ سے عمل کرتا ہے
— تو جان لو کہ تم نئے مخلوق ہو
کیونکہ کبھی کوئی آدمی
،جو فطری حالت میں ہو
ایسا ایمان نہیں رکھتا۔

ایسا ایمان تو شیطان بھی رکھتا ہے
— جو اسے کانپنے پر مجبور کرتا ہے
لیکن جو ایمان محبت سے بھر کر
،یسوع مسیح سے وابستہ ہو
،ایسا ایمان نہ کسی ریاکار کے پاس تھا
نہ ہو سکتا ہے۔

پس اگر تُو یسوع مسیح سے محبت رکھتا ہے،
اور اُس پر توکل کرتا ہے،
تو شیطان کے وسوسوں سے گھبرا نہ جا
:جو تجھ سے کہتا ہے
"شاید تُو نیا مخلوق نہیں"
،شاید تُو نے نجات کا تجربہ نہیں پایا
"شاید تُو نے یہ یا وہ محسوس نہیں کیا۔

اے عزیز، اگر تیرے پاس
،محبت سے عمل کرنے والا ایمان ہے
—تو تُو بلاشبہ نیا مخلوق ہے
کیونکہ کتاب مقدس گواہی دیتی ہے
کہ یہ ایمان خود نئے مخلوق ہونے کا ثبوت ہے۔

،ہمارے خُداوند نے بھی فرمایا
:جب بعض نے پوچھا
"ہم کیا کریں تاکہ خُدا کے کام کریں؟"
:تو اُس نے یہ نہ کہا
"اِٹو یہ محسوس کر، یا وہ محسوس کر"
:بلکہ فرمایا
خُدا کا کام یہی ہے"
کہ تم اُس پر ایمان لاؤ
"جسے اُس نے بھیجا ہے۔"
(یوحنا 29:6)

یہی سب سے عظیم کام ہے
—جو خُدا انسان کے دل میں کرتا ہے
کہ وہ اُسے یسوع پر ایمان عطا کرتا ہے۔

،پس جہاں کہیں کوئی یسوع پر ایمان لاتا ہے
وہاں خُدا کا ہاتھ کارفرما ہوتا ہے۔
،تم ظاہری دین داری کی بیسیوں چیزوں کی نقل کر سکتے ہو
—لیکن سچا ایمان کسی کو بخشش میں ہی ملتا ہے
یہ محض خُدا کا فضل ہے۔

کوئی مردہ گناہگار
کبھی مسیح پر توکل نہیں کرتا۔
کوئی ناپاک نفس
کبھی ایسا ایمان نہیں رکھتا
جو محبت کے ذریعہ عمل کرے۔

،پس اگر تُو یہ ایمان رکھتا ہے
تو یہ نئے جنم کی یقینی علامت ہے۔

،جب میں نے مزید غور کیا
تو کلام میں ایک اور مقام پر (کلیسیوں 11:3)
:یہی سچائی پائی
،جہاں نہ یونانی رہا، نہ یہودی"
،نہ ختنہ، نہ نامختون
،نہ اجنبی، نہ سیٹھی

نہ غلام، نہ آزاد؛
"بلکہ مسیح سب کچھ اور سب میں ہے۔"

بعض کہیں گے:
"مجھے اُمید ہے کہ میں نیا مخلوق ہوں"
لیکن کبھی کبھی شک ہوتا ہے
"کہ کیا مسیح میرا ہے؟"

—لیکن یہ تو ایک ہی بات ہے
،اگر مسیح تیرا سب کچھ ہے
،تو تُو ہی وہ نیا مخلوق ہے
اور تجھ میں وہ ایمان ہے
جو محبت کے ذریعہ عمل کرتا ہے۔

،پس، اے عزیز جان
،اگر تُو مسیح پر توکل رکھتا ہے
،تو مسیح تیرا کل و کُل ہے
:اور تجھے یہ کہنے کی حاجت نہیں

،یہی وہ نکتہ ہے جس کو جاننے کی آرزو ہے "
:اکثر یہ دل کو بے چین کرتا ہے
کیا میں خُداوند سے محبت رکھتا ہوں؟
"کیا میں اُس کا ہوں یا نہیں؟"

نہیں، اگر تُو محبت کے ذریعہ عمل کرنے والے ایمان کے ساتھ
،مسیح پر بھروسا رکھتا ہے
تو تُو اُس کا ہے، اور وہ تیرا۔

میں یقین سے کہہ سکتا ہوں
:کہ تم میں سے بعض دل سے کہیں گے
ہاں، میں اُسی پر توکل کرتا ہوں؛"
میرے پاس اور کوئی سہارا نہیں۔
،نہ اپنے آپ پر اعتماد
نہ دعا پر، نہ کسی فانی بات پر۔
لیکن خُدا جانتا ہے
کہ میں یسوع کے خون پر توکل کرتا ہوں۔
،اور صرف یہی نہیں
—میں اُس سے محبت بھی رکھتا ہوں
،نہ جیسی رکھنی چاہیے
،نہ جیسی رکھنا چاہتا ہوں
"مگر سچ ہے، میں محبت کرتا ہوں۔"

اُس کے نام کی صدا میرے کانوں کے لیے شیرینی ہے۔
میں اُس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔
اگر کبھی اُس سے دور ہو جاؤں
تو میرے دل کو قرار نہیں ملتا۔

ایک وقت تھا
—جب میں بغیر نجات دہندہ کے بھی خوش تھا
،تھیٹر، رقص، اور دنیاوی لذتیں مجھے بہلاتی تھیں
لیکن اب نہیں۔

—اب وہ سب خالی پن ہے
باطل کی باطل۔

اب مجھے مسیح چاہیے۔
اگر دوسرے بغیر اُس کے رہ سکتے ہیں
تو میں نہیں۔
مجھے اُسی کی ضرورت ہے۔
تو اے جان
وہ تیرا ہے
وہی تیرا کل و گل ہے۔

گزشتہ اتوار میں نے
سمندر کنارے چپکے چپکے
چٹانوں سے چمٹے ہوئے
—چھوٹے چھوٹے گھونگھوں کا ذکر کیا
وہ چٹانوں کے مالک نہیں
لیکن اُن سے چمٹے رہتے ہیں۔

ایسا ہی حال تیرا ہے
جب تُو کمزور ہوتے ہوئے بھی
—مسیح کی طرف دوڑتا ہے
تو یہ خود اس بات کی دلیل ہے
—کہ مسیح تیرا ہے
اس دنیا میں بھی
اور آنے والے جہان میں بھی۔

پس اگر میں مسیح کو تہام لوں
—تو میں جانتا ہوں کہ وہ میرا ہے
کیونکہ کبھی کوئی گناہگار
مسیح کے پاس آ کر
مایوس نہیں ہوا۔

جب اُس عورت نے
نجات دہندہ کے کپڑوں کا کنارہ چھوا
—اور شفا چاہی
تو مسیح نے فرمایا
تیرے ایمان نے تجھے بچایا؛"
"سلامتی سے جا

اگر تُو مسیح کو پا لے
تو جان لے کہ مسیح تیرا ہے۔
اے گناہگار، ابھی اور اسی لمحہ
اپنی جان اُس کے سپرد کر دے
اُس پر بھروسہ رکھ

تیرے پاس نہ کوئی لیاقت ہے
نہ کوئی نیکی
نہ کوئی استحقاق۔
شاید تیرے دل میں کوئی نیک جذبہ بھی نہیں
نہ کچھ ایسا ہے

جس پر تُو فخر کر سکے۔
تو پھر بھی اُس پر توکل کر۔

کیا تُو یقین رکھتا ہے
کہ وہ تجھ جیسے گناہگار کو نجات دے سکتا ہے؟
کیا تُو اتنی ہمت رکھتا ہے
کہ اُس پر بھروسہ کرے
اور یہ اعتراف کرے
،کہ ایسا گم گشتہ
ایسا قریب بہ ہلاکت گناہگار
بھی اُس کے وسیلہ سے نجات پا سکتا ہے؟

،اگر تُو اس قسم کا ایمان رکھتا ہے
تو یہ خود اس بات کا ثبوت ہے
—کہ تُو نجات پا چکا ہے
کیونکہ بغیر خُدا کے فضل کے
تُو کبھی ایسا ایمان نہ رکھتا۔

،کیا تُو ابھی، اسی گھڑی
ایسا کرنے کو تیار ہے؟

،جتنا تُو اپنے گناہ کو بڑا محسوس کرے
،جتنا تُو اپنے آپ کو سیاہ اور ناپاک جانے
—اتنا ہی تُو مسیح کو جلال دے سکتا ہے
اگر تُو اپنی تمام اُمیدوں کو
،اُس پر ڈال دے
اور اپنے آپ کو مکمل طور پر
اُس کے حوالہ کر دے۔

،جو شخص بیمار نہیں
وہ طبیب پر ایمان لا کر
،اُسے عزت نہیں دے سکتا
لیکن وہ جو سر تا پا بیمار ہو
—اور جو سب کی نظر میں لاعلاج ٹھہرے
:جب وہ طبیب سے کہے
اے آقا، میں یقین رکھتا ہوں"
کہ تُو اس مرض کو جڑ سے مٹا سکتا ہے
—"اور مجھے تندرست کر سکتا ہے
تو ایسا شخص اپنے طبیب کو
اپنے ایمان سے عزت دیتا ہے۔

!اے بڑے گناہگارو
!اے سیاہ دل گناہگارو
!اے تباہ و برباد اور ہلاک ہونے والو
خُداوند تمہیں توفیق دے
—کہ آج ہی مسیح پر ایمان رکھو
،تو تب تُو اُسے جلال دے گا
اور یہ اس بات کا پکا ثبوت ہو گا
،کہ وہ تجھ میں ہے
اور تُو اُس کے ظہور کے دن
اُس کے ساتھ ہو گا۔

یہی ہے وہ ایمان
—جو محبت کے وسیلہ سے عمل کرتا ہے
اور یہی حقیقت
،نیا مخلوق ہونے کے برابر ہے
اور یہی حقیقت
مسیح کو اپنا کل و کُل جاننے کے مترادف ہے۔

خُدا اُن سب کو یہ فضل بخشے
،جو اُسے ڈھونڈتے ہیں
،تاکہ جب وہ رُوح میں شروع کریں
،تو جسم میں ختم نہ کریں
بلکہ اُسی آزادی میں چلیں
جس سے مسیح اُنہیں آزاد کرے گا۔

آمین۔